تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Allama Iqbal Open University
Solved Assignments Spring 2026

Course Code:	**417 Code**
Course Name:	Pak Study
Class:	**BA**
Total Credit Hours	**3**
Total Assignments	**2**

گھر بیٹھے حل شدہ مشقیں، گیس پیپرز، کتابیں اور خلاصے حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں واٹس ایپ نمبر:03036940016

نوٹ: ہم طلبہ کے لیے جامع اور معیاری تعلیمی خدمات فراہم کرتے ہیں۔ہماری خدمات میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز، سابقہ پرچے، تازہ ملازمتوں کی معلومات، آن لائن سی وی تیار کرنا، ملازمت کے لیے درخواست دینا، یونیورسٹی داخلوں میں رہنمائی اور درخواست جمع کروانا شامل ہیں۔اس کے علاوہ یونیورسٹی سے متعلق طلبہ کے ہر قسم کے تعلیمی اور رہنمائی کے کام میں مکمل تعاون فراہم کیا جاتا ہے تاکہ طلبہ کو ایک ہی جگہ پر تمام ضروری سہولیات میسر آسکیں۔

Whatsapp Group

واٹس ایپ گروپ جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

Join Our WhatsApp Channel JOIN NOW

واٹس ایپ چینل جوائن کرنے کے لیے سامنے دیے گئے لنک پر کلک کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

Assignment 1

سوال نمبر 1: صوفی کی تعریف اپنے الفاظ میں کیجیے نیز برصغیر کے صوفیائے کرام کے سلسلوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ مفصل بیان کریں۔

جواب:

صوفی کی تعریف:

صوفی وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کو فنا کر دیتا ہے اور اپنی زندگی کا ہر لمحہ اللہ کی رضا اور قرب حاصل کرنے کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ صوفی دنیاوی لذتوں اور خواہشات سے کنارہ کش ہو کر ریاضت، مجاہدہ، ذکر و فکر اور عبادت کے ذریعے روحانی پاکیزگی حاصل کرتا ہے۔ صوفی کی پہچان یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ محبت، ایثار، درگزر اور خدمت کا جذبہ رکھتا ہے، خود غرضی اور تکبر سے پاک ہوتا ہے، اور اپنے شیخ اور مرشد کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر اپنے دل کو تمام برائیوں سے صاف کرتا ہے۔ صوفی کا مقصد صرف اللہ کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔

برصغیر کے صوفیائے کرام اور ان کے سلسلے:

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی اشاعت میں صوفیائے کرام نے کلیدی کردار ادا کیا۔ یہاں درج ذیل مشہور سلسلے رہے ہیں:

1. سلسلہ چشتیہ:

یہ سلسلہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری سے نسبت رکھتا ہے۔ اس سلسلے کے مشہور صوفیا:

- **حضرت خواجہ معین الدین چشتی (اجمیر)**: برصغیر میں اس سلسلے کے بانی، انہوں نے محبت اور خدمت کے ذریعے ہزاروں لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔
- **حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (دہلی)**
- **حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر (پاکپتن)**
- **حضرت نظام الدین اولیاء (دہلی)**
- **حضرت بابا فرید الدین گنج شکر (پاکپتن)** - ان کا تعلق بھی اسی سلسلے سے تھا اور وہ پنجاب کے مشہور صوفی ہیں۔

اس سلسلے کی خصوصیات: سماع (قوالی)، درویشی، ریاضت، اور لوگوں کی خدمت۔

2. سلسلہ سہروردیہ:

اس سلسلے کے بانی حضرت شہاب الدین سہروردی ہیں۔ برصغیر میں اسے حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی نے فروغ دیا۔ اس سلسلے کے صوفیا نے حکمرانوں اور ریاستوں سے قریبی تعلقات رکھے اور اصلاح میں کردار ادا کیا۔ مشہور شخصیات:

- **حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی**
- **حضرت شاہ رکن عالم ملتانی**
- **حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت**

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

3.سلسلہ نقشبندیہ:

یہ سلسلہ حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاری سے منسوب ہے۔ برصغیر میں حضرت خواجہ باقی باللہ نے اسے فروغ دیا۔ اس سلسلے کی خصوصیت شریعت کی پابندی اور سنت نبوی پر سختی سے عمل ہے۔

مشہور شخصیات:

- **حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی** - جنہوں نے بادشاہ اکبر کی الہیٰ اور بدعات کے خلاف تحریک چلائی
- **حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی**
- **حضرت خواجہ میر درد**
- **حضرت خواجہ محمد معصوم**

4.سلسلہ قادریہ:

یہ سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی سے منسوب ہے۔ برصغیر میں اس کے مشہور صوفیا میں شامل ہیں:

- **حضرت میاں میر لاہوری** - جنہوں نے شاہ جہاں کو مسجد شہدائے لاہور تعمیر کرنے کی ترغیب دی
- **حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی** (سندھ)
- **حضرت بلھے شاہ**

صوفیائے کرام کے اثرات:

1. انہوں نے محبت، خدمت اور رواداری کے ذریعے ہندوستان کے لاکھوں لوگوں کو اسلام میں داخل کیا۔
2. انہوں نے مسلمانوں میں روحانی پاکیزگی اور شریعت کی پابندی کو فروغ دیا۔
3. انہوں نے اردو، پنجابی، سندھی اور دیگر مقامی زبانوں میں شاعری اور تصانیف کے ذریعے اسلامی تعلیمات کو عام کیا۔
4. انہوں نے مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی اور امن کو فروغ دیا۔

سوال نمبر 2: جنگ آزادی میں رونما ہونے والے واقعات کی تفصیل بیان کریں۔

جواب:

جنگ آزادی 1857ء (تاریخ کے آئینے میں):

جنگ آزادی 1857ء جسے "غدرِ ہند" یا "Sepoy Mutiny" بھی کہا جاتا ہے، برصغیر میں انگریز کے خلاف پہلی بڑی مسلح جدوجہد تھی۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

وجوہات:

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

1. **سیاسی وجوہات:** انگریز کی "نظریہ استحکام" پالیسی، لارڈ ڈلہوزی کی "حق مکتوبی" (Doctrine of Lapse) "جس کے تحت بغیر وارث کی ریاستیں ضبط کر لی جاتی تھیں۔ جھانسی، اودھ، ستارا، سامبا جونیئر وغیرہ کی ریاستیں ضبط کی گئیں۔
2. **معاشی وجوہات:** انگریز نے بھاری ٹیکس لگائے، مقامی صنعتوں کو تباہ کیا، کسانوں سے زبردستی محصول وصول کیا، اور زمینوں کو چھین لیا۔
3. **سماجی و مذہبی وجوہات:** انگریز نے مشنریوں کے ذریعے عیسائیت کی تبلیغ شروع کی، ستی پرتھا (کنواری بیواؤں کی قربانی) جیسی خرافات کو ختم کرنے کے نام پر ہندوؤں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی، اور مسلمانوں کے مدارس اور اوقاف کو تباہ کیا۔
4. **فوجی وجوہات:** انگریز نے ہندوستانی سپاہیوں کو کمتر سمجھا، ان کی تنخواہیں کم تھیں، ترقی کے مواقع نہیں تھے، اور نئی کارتوسوں میں گائے اور سور کی چربی لگنے کی افواہ نے ہندو اور مسلم سپاہیوں کا خون جوش دلا دیا۔

اہم واقعات:

مئی 1857 کا آغاز:

- **10 مئی 1857:** میرٹھ (مراد آباد) میں سپاہیوں نے بغاوت کی۔ انہوں نے اپنے انگریز افسروں کو قتل کیا اور جیل توڑ کر دہلی کی طرف کوچ کیا۔
- **11 مئی 1857:** باغیوں نے دہلی پہنچ کر مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر سے اپنی قیادت کی درخواست کی۔ وہ مجبوراً تیار ہو گئے۔

دہلی میں جنگ:

- انگریز نے دہلی کو گھیرے میں لے لیا۔ 14 ستمبر 1857 کو انگریز نے دہلی پر حملہ کیا۔
- 20 ستمبر کو انگریز نے دہلی پر قبضہ کر لیا۔ بہادر شاہ ظفر کو گرفتار کر لیا گیا اور اسے رنگون جلاوطن کر دیا گیا۔

جھانسی کی رانی لکشمی بائی کی بہادری:

- جھانسی کی رانی نے انگریز کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔
- جون 1858 میں انگریز نے جھانسی پر حملہ کیا۔ رانی نے بڑی بہادری سے لڑی لیکن جھانسی فتح ہو گئی۔
- رانی نے گوالیار جا کر مزاحمت کی لیکن 17-18 جون 1858 کو وہ لڑتے ہوئے شہید ہو گئیں۔

لکھنؤ کی لڑائی:

- اودھ کے نواب بیگم حضرت محل نے اپنے 12 سالہ بیٹے برجیس قدر کو تخت پر بٹھا کر انگریز کے خلاف جہاد کا اعلان کیا۔
- لکھنؤ میں 140 دن تک محاصرہ جاری رہا۔ مارچ 1858 میں انگریز نے لکھنؤ پر قبضہ کر لیا۔

کنپور اور دیگر مقامات:

- ناناصاحب نے کنپور میں بغاوت کی اور انگریزوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ لیکن آخر کار انگریز نے کنپور بھی دبا لیا۔
- الہ آباد، پٹنہ، بھوپال، اور دیگر مقامات پر بھی جھڑپیں ہوئیں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

شکست کے اسباب:

1. انگریز کی جدید اسلحہ اور تربیت یافتہ فوج
2. ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد کی کمی
3. باغیوں میں مرکزی قیادت کا فقدان
4. سندھ، پنجاب، بمبئی، مدراس میں سپاہیوں نے بغاوت میں حصہ نہ لیا
5. انگریز نے سکھوں، گورکھوں اور راجپوتوں کو اپنی طرف ملا لیا

نتائج:

1. جنگ آزادی ناکام ہو گئی۔
2. آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو رنگون جلاوطن کر دیا گیا۔
3. انگریز نے ہندوستان کا براہِ راست قبضہ کر لیا (یکم نومبر 1858 کو وکٹوریہ ملکہ نے تاج پوشی کی)۔
4. ہندوستانی فوج کو از سرِ نو ترتیب دیا گیا۔
5. مسلمانوں کو خاص طور پر سزا دی گئی اور انہیں "باغی" قرار دیا گیا۔
6. انگریز نے ہندوؤں اور مسلمانوں میں "پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو" کی پالیسی اپنائی۔

Pakistani

سوال نمبر 3: وہ کون سے محرکات تھے جنھوں نے مسلمانوں کو جداگانہ انتخابات کی طرف گامزن کیا؟ واضح کریں۔

جواب:

جداگانہ انتخابات کی طرف مسلمانوں کے محرکات:

جداگانہ انتخابات (Separate Electorates) کا مطلب تھا کہ مسلمان اپنے نمائندوں کو اپنی الگ نشستوں پر اپنے ووٹوں سے منتخب کریں۔ مسلمان درج ذیل محرکات کی وجہ سے اس کی طرف گامزن ہوئے:

1. ہندوؤں کی اکثریتی ظلم کا خدشہ:

ہندوستان میں ہندوؤں کی تعداد مسلمانوں سے کہیں زیادہ تھی۔ کھلے عام انتخابات میں ہندوؤں کی اکثریت مسلمانوں کے نمائندوں کو کبھی کامیاب نہ ہونے دیتی۔ مسلمانوں کو خدشہ تھا کہ ہندو اکثریت ان کے حقوق، مذہب، زبان اور ثقافت کو تباہ کر دے گی۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

.2ہندو نشاۃ ثانیہ اور سدھار تحریکیں:

انیسویں صدی کے آخر میں ہندوؤں میں کئی تحریکیں اٹھیں جیسے آریہ سماج، شدھی تحریک، اور ہندو قوم پرستی۔ان تحریکوں کا بقولہ مقصد ہندوؤں کو متحد کرنا تھا لیکن حقیقت میں یہ مسلم مخالف تھیں۔ آریہ سماج نے "شدھی" کے ذریعے مسلمانوں کو ہندو بنانے کی مہم چلائی۔ان تحریکوں نے مسلمانوں میں خطرے کا احساس پیدا کیا۔

.3اردو ہندی تنازعہ (1867ء):

1867 میں بنارس میں ہندوؤں نے مطالبہ کیا کہ اردو کی جگہ ہندی کو سرکاری زبان بنایا جائے۔اس تحریک نے مسلمانوں کو یقین دلا دیا کہ ہندو مسلمانوں کی زبان اور ثقافت کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں۔ سر سید احمد خان نے اس واقعے کے بعد دو قومی نظریہ کی بنیاد رکھی۔

.4کانگریس کے کردار سے مایوسی:

کانگریس (1885 میں قائم) کو مسلمانوں نے ابتدا میں حمایت کی لیکن جلد ہی محسوس کر لیا کہ کانگریس ایک صرف ہندو تنظیم ہے۔کانگریس نے کبھی مسلمانوں کے حقوق کو ترجیح نہیں دی۔مثال کے طور پر بنگال کی تقسیم 1905 کو منسوخ کرنے میں کانگریس نے اہم کردار ادا کیا جس سے مسلمانوں کو نقصان ہوا۔

.5صوبائی نمائندگی کے مسائل:

مسلمانوں کو صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی نہیں مل پا رہی تھی۔جہاں وہ آبادی میں کافی تعداد میں تھے وہاں بھی ہندو امیدوار انہیں شکست دیتے تھے۔

.6الپ (Minto-Morley Reforms 1909) سے پہلے کی تحریک:

1906 میں مسلمان وفد نے شملہ میں وائسرائے لارڈ منٹو سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ مسلمانوں کو الگ انتخابات دیے جائیں۔ان کا مؤقف تھا کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں اور ان کے حقوق صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو خود مسلمان ہوں۔

.7دو قومی نظریہ کا ظہور:

سر سید احمد خان نے پہلی بار واضح کیا کہ ہندو اور مسلمان دو مختلف قومیں ہیں ان کے مذاہب، ثقافت، رسم و رواج، خوراک، لباس، زبان اور تاریخ الگ ہے۔وہ ایک دوسرے میں ضم نہیں ہو سکتے۔ اس نظریے نے جداگانہ انتخابات کو منطقی جواز فراہم کیا۔

.8یورپی مثالوں کا اثر:

یورپ میں مختلف قوموں کو الگ نمائندگی ملتی تھی۔ مسلمانوں نے بھی مطالبہ کیا کہ انہیں بھی ایک قوم ہونے کی حیثیت سے الگ نمائندگی ملنی چاہیے۔

نتائج:

1909 میں منٹو مارلے اصلاحات کے تحت مسلمانوں کو جداگانہ انتخابات مل گئے۔بعد میں 1919 اور 1935 کے ایکٹ میں بھی یہ نظام برقرار رہا۔جداگانہ انتخابات نے مسلمانوں کو ایک سیاسی شناخت دی اور دو قومی نظریے کو تقویت پہنچائی، جو بالآخر 1947 میں پاکستان کی صورت میں ظاہر ہوا۔

سوال نمبر4:شدھی اور سنگھٹن سے کیا مراد ہے؟ مسلمانوں پر ان کے اثرات پر بحث کریں۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

جواب:

شدھی اور سنگھٹن کا مفہوم:

شدھی:(Shuddhi)

شدھی کا لفظی معنی "تزکیہ" یا "پاک کرنا" ہے۔ اصطلاح میں اس سے مراد ہندو مذہب میں وہ طریقہ کار تھا جس کے ذریعے دوسرے مذاہب (خاص کر اسلام اور مسیحیت) کے پیروکاروں کو ہندو بنایا جاتا تھا۔ یہ تحریک آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند سرسوتی نے شروع کی تھی۔ اس کا مقصد اسلامائزیشن اور عیسائیت کا مقابلہ کرتے ہوئے ہندوؤں کی تعداد میں اضافہ کرنا تھا۔ شدھی کا عمل یوں ہوتا کہ ایک غیر مسلم یا غیر ہندو کو ہندو رسم و رواج کے مطابق پانی پلایا جاتا، آریہ منتر پڑھے جاتے اور اسے ہندو قرار دے دیا جاتا۔

سنگھٹن:(Sangathan)

سنگھٹن کا لفظی معنی "تنظیم" یا "متحد کرنا" ہے۔ یہ بھی سوامی دیانند کی سوچ کا حصہ تھا۔ اس تحریک کا مقصد ہندوؤں کو منظم کرنا، انہیں ایک قوت بنانا، اور مسلمانوں کے خلاف متحد کرنا تھا۔ سنگھٹن کے تحت ہندوؤں کو جسمانی تربیت دی جاتی، لٹھ (چھڑی) چلانا سکھایا جاتا، اور مسلمانوں کے حملے سے بچنے کے لیے دفاعی تربیت دی جاتی۔ حقیقت میں یہ مسلم مخالف تحریک تھی۔

مسلمانوں پر اثرات:

1. مذہبی تبدیلی کا خدشہ:

شدھی تحریک کے ذریعے مسلمانوں کو ہندو بنانے کی کوششیں کی گئیں خاص طور پر پنجاب، شمالی ہندوستان اور بنگال میں۔ اس سے مسلمانوں میں یہ خوف پیدا ہوا کہ ان کا مذہب اور شناخت خطرے میں ہے۔

2. مسلمانوں میں بیداری:

شدھی کے جواب میں مسلمانوں نے "تبلیغ" اور "تنظیم" کی تحریکیں چلائیں۔ مسلمانوں نے "جدوجہد کشمیر" اور "تحریک خلافت" جیسی تحریکوں کے ساتھ اپنے آپ کو محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ اس کے علاوہ "جمعیت علماء ہند" نے مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کی۔

3. ہندو مسلم فسادات میں اضافہ:

سنگھٹن تحریک نے ہندوؤں کو مسلح اور منظم کر دیا۔ اس کے نتیجے میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جھڑپیں اور فسادات بڑھ گئے۔ 1920 کی دہائی میں ملتان، لاہور، کلکتہ، دہلی اور دیگر شہروں میں خونی فسادات ہوئے۔

4. مسلمانوں میں قومی شعور کی بیداری:

شدھی اور سنگھٹن سے مسلمانوں کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ ہندو کبھی بھی مسلمانوں کو برابر کا درجہ نہیں دیں گے۔ اس نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ قوم بننے پر مجبور کر دیا۔ اس نے دو قومی نظریہ کو تقویت بخشی۔

5. دینی جذبات کو مجروح کرنا:

آریہ سماج کے رہنما مسلمانوں اور ان کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نازیبا باتیں کرتے تھے۔ اس سے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے اور ان کے دلوں میں ہندوؤں کے خلاف دشمنی بڑھ گئی۔

6.سیاسی تقسیم کو حتمی بنانا:

ان تحریکوں نے اس بات کو ثابت کر دیا کہ ہندو مسلمان ایک ساتھ نہیں رہ سکتے۔ مسلمانوں نے محسوس کیا کہ صرف ایک علیحدہ وطن میں ہی وہ اپنے مذہب، ثقافت اور شناخت کو بچا سکتے ہیں۔ اس طرح یہ تحریکیں پاکستان کے قیام کی ایک بڑی وجہ بنیں۔

نتیجہ:

شدھی اور سنگھٹن نے نہ صرف ہندو مسلم تعلقات کو مزید خراب کیا بلکہ مسلمانوں میں علیحدگی پسندی کے جذبات کو بھی شدت دی۔ یہ تحریکیں ثابت کرتی ہیں کہ ہندوستان میں دو قومیں ایک دوسرے کے ساتھ پر امن طریقے سے نہیں رہ سکتی تھیں۔

سوال نمبر5: 1937 کے انتخابات میں کامیابی کے بعد کانگریس نے مسلمانوں کے ساتھ جو ظالمانہ رویہ رکھا، اس پر بحث کریں۔

جواب:

1937 کے انتخابات اور کانگریس کا ظالمانہ رویہ:

1935 کے ایکٹ کے تحت 1937 میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ہوئے۔ کانگریس نے زبردست کامیابی حاصل کی اور 11 میں سے 7 صوبوں میں حکومت بنائی۔ (بمبئی، مدراس، سی پی، اڑیسہ، بہار، متحدہ صوبے اور شمال مغربی صوبے)۔ کانگریس کی کامیابی کے بعد مسلمانوں کے ساتھ اس کا رویہ انتہائی ظالمانہ اور متعصبانہ تھا۔ درج ذیل نکات اس کی وضاحت کرتے ہیں:

1. مسلم لیگ کو حکومت میں شریک کرنے سے انکار:

کانگریس نے اعلان کیا کہ وہ کسی بھی صوبے میں مسلم لیگ کے ساتھ اتحادی حکومت نہیں بنائے گی۔ یہاں تک کہ متحدہ صوبے (یوپی) جہاں مسلمانوں کی تعداد 14 فیصد تھی، وہاں کانگریس نے مسلم لیگ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا۔ کانگریس نے مسلمانوں کے نمائندوں کو وزارت میں جگہ دینے سے صاف انکار کر دیا۔

2.اردو مخالف پالیسیاں:

کانگریس کے زیر انتظام صوبوں میں اردو کو سرکاری زبان سے ہٹا کر ہندی کو نافذ کر دیا گیا۔ بہار میں اردو کا سرکاری استعمال ختم کر دیا گیا۔ متحدہ صوبے میں ہندی کو لازمی قرار دے دیا گیا۔ اس سے مسلمانوں کی ثقافتی شناخت کو شدید نقصان پہنچا۔

3.بینڈ اور ترانے کا مسئلہ:

کانگریس کی حکومت نے سرکاری پروگراموں میں کانگریس کا ترانہ "بندے ماترم" کو لازمی قرار دے دیا۔ اس ترانے میں ہندو دیوی درگا کی تعریف تھی جسے مسلمان نہیں گا سکتے تھے۔ اسکولوں اور کالجوں میں اسے لازمی قرار دیا گیا، جس کی وجہ سے مسلمان طلبہ کو تکلیف ہوئی۔

4.اسکولوں میں مذہبی تعلیم پر پابندی:

کانگریس نے مسلمانوں کے مذہبی اسکولوں (مدارس) کے نصاب میں تبدیلی کی کوشش کی اور قرآن وحدیث کی تعلیم کو روکنے کی کوشش کی۔ اس کے ساتھ ہی ہندو مذہبی کتابوں کو سرپرستی دی گئی۔

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔

تمام کلاسز کی حل شدہ مشقیں MrPakistani ویب سائٹ سے فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

5. مسلمانوں کی نمائندگی ختم کرنا:

کانگریس نے مسلمانوں کی مخصوص نشستوں (Separate Electorates) کی اہمیت کو کم کرنے کی کوشش کی۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ آئندہ انتخابات میں مسلمان کانگریس کے امیدواروں کو ووٹ دیں اور مسلم لیگ کی شناخت ختم ہو جائے۔

6. دیہی علاقوں میں ظلم:

بہار اور متحدہ صوبے کے دیہی علاقوں میں کانگریس کے کارکنوں نے زمینداروں کو زبردستی کانگریس میں شامل کیا۔ جو مسلمان زمیندار کانگریس میں شامل نہیں ہوئے ان سے بدسلوکی کی گئی۔

7. مسلم لیگ کے جھنڈے پر پابندی:

بہار اور متحدہ صوبے کے بعض اضلاع میں مسلم لیگ کا پرچم لہرانے پر پابندی لگا دی گئی۔ کانگریس نے اسے "قومی امن" کے خلاف قرار دیا۔

8. تحریک پاکستان کے کارکنوں پر تشدد:

کانگریس کی حکومت نے مسلم لیگ کے کارکنوں کو جیلوں میں ڈال دیا۔ ان پر جھوٹے مقدمات قائم کیے گئے اور انہیں پولیس تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

نتائج:

کانگریس کے اس ظالمانہ رویے نے مسلمانوں کو یقین دلا دیا کہ ہندوستان میں ان کا کوئی مستقبل نہیں۔ اس نے قائداعظم محمد علی جناح کو اس بات پر مجبور کر دیا کہ دو قومی نظریہ کو عملی شکل دی جائے۔ نتیجتاً 23 مارچ 1940 کو قراردادِ لاہور (قراردادِ پاکستان) منظور ہوئی، اور بالآخر 1947 میں پاکستان وجود میں آیا۔

کانگریس کا یہ رویہ ہی وہ "ٹرننگ پوائنٹ" ثابت ہوا جس نے الگ وطن کی ضرورت کو حتمی بنا دیا۔

Pakistani

یونیورسٹی کی تمام معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمارا واٹس ایپ گروپ جوائن کریں۔